نمبر ۲۵ قادیان مورخہ ۹ر جولائے سنہ ۱۹۰۰ء جلد ۴

حضرت اقدس کی پاک باتیں

"ایک جامع درس"

یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے اول جسمانی دوم مالی تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اُس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جب کہ اُس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جسمیں خود طاقت و توانائی نہیں ہے کب اُسکو اُٹھا کر مدد دے سکتا ہے اسی طرح پر اگر کوئی بے کس بے بس بے سرو سامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اُس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اُس کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بد نصیب ہے۔

میںنے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ **میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے** جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ اور دعا میں جسقدر

انگریزی سفارت گاہ میں تا وقتیکہ ان کا گولہ بارود ختم نہ ہوا مقابلہ کرتے رہے۔ مگر آخر سفارت گاہ جلا ئی گئی اور سب آدمی قتل کئے گئے۔ خبر ہے کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم زہر دیکر مار ڈالے گئے ہیں ٹینٹسن پر متفقہ افواج نے حملہ کیا اور چھ گھنٹے تک چینیوں سے لڑائی ہوتی رہی۔

لنڈن ۹ جولائی گذشتہ رات ہوس آف کامنز میں مسٹر براڈرک نے اطلاع دی کہ گورنمنٹ ہر ساعت اُس خط وکتابت کے جواب کی توقع کر رہی ہے جو اس نے رہائی پیکین کی بارہ میں جاپان سے کی ہے شاہی انجنیروں کے دستے فوج ۱۲ تاریخ کو ہانگ کانگ سے وہیہائی کو روانہ ہوں گے۔

لنڈن ۶ جولائی۔ برٹش گورنمنٹ نے چینی وزیر متعینہ لنڈن سے درخواست کی ہے کہ پیکین میں حکام کو لکھدیا جاوے کہ اس نقصان کے لئے جو یورپین لوگوں کو پہونچے کا مجرم قرار دئے جاویں گے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ صوبجات کے وائسرائے کو بھی اس امر سے اطلاع دی جاوے۔ ایک مراسلہ سے جو برلن میں آیا ہے معلوم ہوا ہے کہ بغاوت چیفوتک پھیل رہی ہے اور وہاں جو امریکن امیر البحر ہے وہ امریکن رعایا کو وہاں سے لے جانے کی تیاریاں کر رہا ہے برطانیہ نے جرمنی کو کہا ہے کہ وہ روس کو اسبات پر راضی ہونے کی ترغیب دے کہ چین میں امن بحال کرنے کا کام جاپان کے سپرد کیا جائے مگر جرمنی نے اس اندیشہ سے کہ مبادا روس کے ساتھ اس کے تعلقات بگڑ جاویں اس سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۷ جولائی شہنشاہ ولیم نے اشتہار دیا ہے کہ ہر ایک یورپین کے لئے جو پیکین میں زندہ بچایا جاوے

ایک ہزار ٹیل (ایکسکم) انعام دیا جاوے گا۔ امریکن کنسل متعینہ شنگھائی تار دیتا ہے کہ بغاوت پھیل رہی ہے اور اگر متفقہ افواج کو شمال میں روکا گیا تو بغاوت وسطی اور جنوبی حصہ میں پھیل جاوے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام باشندگان ممالک غیر قتل کئے جاویں گے سینٹ پیٹرز برگ میں بیان کیا گیا ہے کہ طاقتوں کا منشا یہ نہیں ہے کہ چین کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں بلکہ یہ کہ امن بحال کیا جاوے اور زیادہ پائدار ذمہ واریاں قائم کی جاویں۔ جاپان نے ایک ڈویژن چین کو روانہ کیا ہے جس سے اب تک کل جاپانی فوج جو روانہ ہو چکی ہے ۲۲ ہزار ہو گئی ہے۔ برطانیہ نے جاپان کو یقین دلایا ہے کہ ایک بڑی جاپانی فوج کی تاکو کو جلد روانگی مفید ہوگی اور کوئی یورپین طاقت اعتراض نہیں کرے گی روس نے جاپان کو ۲۷ جون کو اشتہار دیا کہ میں تم کو پیکین میں ممالک غیر کے باشندوں کی امداد میں افواج روانہ کرنے کے لئے پوری آزادی دیتا ہوں خاصکر اس وجہ سے کہ جاپان نے اور طاقتوں کے ساتھ ملکر کارروائی کرنے کی رضامندی ظاہر کی ہے۔ امیر البحر روس کا تار دیتا ہے کہ تاکو میں تمام امیر البحر پورے اتفاق سے کام کر رہے ہیں۔ چینیوں نے ٹینٹسن کے اسلحہ خانہ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کے جدید اسلحہ اور گولہ بارود معلوم کرکے تباہ کر دئیے ہزارہا چینیوں کی لاشیں ٹینٹسن کے ارد گرد بلا دفن پڑی ہوئی ہیں اور دریا لاشوں سے بھر گیا ہے امیر البحر سیمور کو ایک گولی سے خفیف سا زخم لگا تھا۔

فقط

پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑی کو

مناظرہ کیلئے دعوت

ہم ذیل میں وہ اشتہار درج کرتے ہیں جو حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے مناظرہ کے لئے شائع کیا ہے۔ ایڈیٹر

امابعد۔ سید محمد احسن امروہی نزیل قادیان بخدمت حضرت مہر علیشاہ صاحب گولڑی بعد السلام علی من اتبع الہدی عرض کرتا ہے کہ چونکہ جناب نے اپنی کتاب شمس الہدایہ میں بضمن جواب حضرت اقدس امام الزمان ؎ الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد کے چند مقاموں میں میرے رسائل مؤلفہ پر کچھ اعتراضات بھی وارد کئے ہیں اور اس ذریعہ سے اپنی بزم مناظرہ تحریری میں مجھکو بھی دخل اور بار دیا ہے۔ لہذا میں آپ کی اس یاد فرمائی سے بہت خوش ہوا ہوں۔ ؎ بہ بزم وصل خودم خواند یار در جلوت ٭ کنون رقیب حسد پیشہ گو بسوز از رشک ٭ اگرچہ آپکے رسالہ میں جملہ استدلالات آپکے بالکل خلاف ادلہ شرعیہ اور مخالف علوم آلیہ کے ہیں جو آداب مناظرہ سے علیحدہ واقع ہوئے ہیں اور ان کے رد و جواب کی طرف توجہ کرنا تضیع اوقات ہے و من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ مگر چونکہ یہ خیال بھی آتا ہے کہ عوام کالانعام ہمارا سکوت احقاق حق اور ابطال باطل سے دیکھکر یہ نہ سمجھ لیوں کہ شاید کوئی ذرہ بھر حق و صواب کا آپکے رسالہ کی طرف بھی ہو لہذا بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس کے میں نے آپکے رسالہ شمس الہدایہ کا رد اس ماہ جون گذشتہ میں محرر کر لیا ہے جو عنقریب

انشاء اللہ طبع ہو کر اشاعت پائیگا اور جناب کی خدمت میں پہونچیگا۔ اب چونکہ آپ نے بعد ختم اپنے رسالہ کے آخر میں ایک اعلان مباحثہ کا بھی دیا ہے اور مطاوی مضمون رسالہ میں مجکو آپ اپنی بزم مناظرہ میں داخل ہونے کا استحقاق فرما چکے ہیں کہ اسکا میں شکریہ مکرر ادا کرتا ہوں یہ لئن سارنی ان ملتنی بسارۃ ؛ لقد سرنی انی خطرت ببالک۔ جناب کی خدمت میں التماس معروضہ کو اپنا وسیلہ گردانکر بذریعہ اس اشتہار کے جناب کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس بزم مباحثہ تقریری جلسہ میں بھی اگر ہو تو مجکو بہمہ تن مستعد و طیار رہوں۔ اور یہ جلسہ مباحثہ کا بمقام لاہور ہونا چاہیئے کیونکہ لاہور ہی پنجاب کا صدر مقام ہے۔ نمبر اول بحث کا وہی ہوگا جو آپنے اپنے رسالہ میں مقدم کیا ہے یعنی مسئلہ حیات اور رفع جسمانی عیسی بن مریم کا شروع ہوگا کیونکہ آپنے اپنے رسالہ میں اسی مسئلہ پر سب سے اول مجادلہ فرمایا ہے اور نیز طبعی طور پر بھی اسی مسئلہ کو تقدم حاصل ہے۔ بعدہ جس مسئلہ میں بحث کرنا طرفین سے منظور ہوگا اسی مسئلہ میں مناظرہ شروع کیا جائے گا۔ جواب اسکا انشاء اللہ بمیعاد ۱۵ یوم کے اس اعلان کے پہونچنے سے ضرور مرحمت ہو۔ بعد انقضائے میعاد ثابت ہوگا کہ آپ نے جو اعلان مباحثہ کا آخر شمس الہدایہ میں شایع کیا ہے صرف فرضی طور پر ہے صحت نیت کے ساتھ ہرگز نہیں ہے اور نہ موسس علی التقوی ہو سکتا ہے۔ اور ہاں اگر یہ مناظرہ بھی منظور نہ ہو تو اس درخواست کی بموجب جو بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۰۷ء بخدمت جمیع علما پنجاب و ہندوستان و سجادہ نشینان خصوصًا بنام جناب کے ہماری جماعت کی طرف سے شایع ہو کر آپ کی خدمت میں سب سے اول پیکٹ اسکا روانہ کیا گیا ہے بلحاظ شرائط مندرجہ درخواست کے جلسہ منعقد فرمایا جاوے۔ اس آخری جلسہ میں جو درخواست مذکور کی شرائط کے موافق ہوگا۔ حضرت اقدس ہمارے امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود تشریف رکھیں گے اور ہماری طرف سے ...

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں ۳۰۰ زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلے و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس کی پہلے قیمت پچیس روپے تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی۔ ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف ۳ ہے۔

المشتہر کریم بخش مالک مطبع معید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جن میں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بد زبانیاں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان پڑھکر اسلام سے الگ اور مرتد ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو وہ زہر کے گڑھے سے بچاتے اور انکا حوصلہ بڑھاتے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایکبات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور صرف ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شایع کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے کیا اسکے **مسلمانوں** کو اتنی بھی **غیرت** نہیں ہونی ضرور ہونی چاہیئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام جاری کرنے پر مجبور ہوئے جسمیں **نور افشاں** وغیرہ عیسائی اخباروں آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا **فرض ہے** کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے ۲۸ **صفحہ ماہوار** قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ۲ اور غیر مذاہب سے صرف ۸ لی جاتی ہے صرف اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو روبرو خداوند تعالے کے یہ موقع کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا

المشتہر منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و ایان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام اور خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ ۴؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

اسنے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے!!

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا و جلن سوزش ہر قسم جسکو عموماً گرمی آنا کہتے ہیں عین کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایچ۔ بی۔ ایم۔ سانگی صاحب ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ کیا ہے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری مجسٹریٹ سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴- میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رہنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اُس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہونچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے جیسے کہ فرمایا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اور دوسری قسم کی مدد وہاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر امت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اُٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اُٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خیر الناس من ینفع الناس بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔

جس طرح طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اُسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور اگر کچھ مولویت کی رگ ہو تو اُس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانے شروع کر دیتے ہیں اور اس پر اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ حدیث شریف میں لو اتاک راکبا کے الفاظ آئے ہیں یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہیے۔ اور قرآن شریف میں واما السائل فلا تنهر کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تمکو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے جیسے ایک چیز دوسرے کو جذب کرتی ہے اسیطرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا سلسلہ ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دیدے گا تو قبض دور ہو کر دوسری نیکی بھی کر لے گا اور اُسکو کچھ دے بھی دے گا۔ اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے

جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بیخیر ہو جاتے ہیں میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے

استڑ گنیا بھی کام آتا ہے اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا

ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آ سکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان **بل ھم اضل** کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ

نیکیوں کی ماں اخلاق

ہی ہے۔

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے اخلاق ہے دو لفظ ہیں ایک خَلق دوسرا خُلق۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اس لئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اس اندھے کی ہی مانند ہے۔ خَلق تو ایک بدیہی بات ہے مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے اگر اخلاقی بدیاں اور انکی لعنت معلوم ہو تو حقیقت کھلے۔

غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جسکو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے بہت تھوڑے ہیں جو اسکو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کی کلید ہے جیسے باغ کے دروازہ پر قفل ہو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر قفل کھول دیا جائے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کے اندر داخل ہونا ہے

کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی مگر اس کو بہت سی

نیکیوں کی توفیق، تزکیہ

اخلاق ہی

بدی اور گناہ ہے ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے اس کو خبر نہیں کہ اس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہونچتا ہے اب اگر یہ اس تکلیف اور صدمہ کو محسوس کر سکتا اور اس کو اخلاقی حصہ حاصل ہوتا تو ایسے فعل شنیع کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے نابکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس فعل بد کے ارتکاب سے نوع انسان کے لئے کیسی کیسی خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں تو ہٹ جاتا ایک شخص جو چوری کرتا ہے کم بخت ظالم اتنا بھی تو نہیں کرتا کہ رات کے کھانے کے واسطے ہی چھوڑ جاوے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کی کئی سالوں کی محنت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور جو کچھ گھر میں پاتا ہے سب کا سب لے جاتا ہے۔ ایسی قبیح بدی کی اصل جڑ کیا ہے؟ اخلاقی قوت کا نہ ہونا اگر رحم ہوتا اور وہ یہ سمجھ سکتا کہ بچے بھوکھ سے بلبلائیں گے جن کی چیخوں سے دشمن کا بھی کلیجہ لرزتا ہے اور یہ معلوم کر کے کہ رات سے بھوکے ہیں اور کھانے کو ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ملا تو پتہ پانی ہو جاتا ہے اب اگر ان حالتوں کو محسوس کرتا اور اخلاقی حالت سے اندھا نہ ہوتا تو کیوں چوری کرتا۔ آئے دن اخبارات میں دردناک موتوں کی خبریں پڑھنے میں آتی ہیں کہ فلاں بچہ زیور کے لالچ سے مارا گیا فلاں جگہ

کسی عورت کو قتل کر ڈالا۔ میں خود ایک مرتبہ اسیسر ہو کر گیا تھا ایک شخص نے ۱۲ ار یا ۱۳ برس میں ایک بچہ کا خون کیا تھا اب سوچکر دیکھو کہ اگر اخلاقی حالت درست ہو تو ایسی مصیبتیں کیوں آئیں؟ ممکن ہے کہ اپنے جیسے انسان پر مصیبت آئے اور یہ محسوس نہ کرے یاکلون کما یاکلون الطعام چارپایوں کی طرح کھاتے ہیں اس کے کئی پہلو ہیں۔

اول چارپایہ کیفیت اور کمیت میں فرق نہیں کر سکتا اور جو کچھ آگے آتا ہی اور جس قدر آتا ہے کھاتا ہے جیسے کتا اس قدر کھاتا ہے کہ آخر قے کرتا ہے۔

دوسرا یہ کہ انعام حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتے ایک بیل کبھی یہ تمیز نہیں کرتا کہ یہ ہمسایہ کا کھیت ہے اس میں نہ جاؤں ایسا ہی ہر ایک امر جو کھانے کے لحاظ سے ہو نہیں کرتا۔ کتے کو ناپاکی پاکی کے متعلق اندازہ کے متعلق کوئی لحاظ نہیں اور پھر چارپایہ کو اعتدال نہیں

یہ لوگ جو اخلاقی اصولوں کو توڑتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے کہ گویا انسان نہیں پاک پلید کا تو یہ حال عرب میں مردوں کتے کھا لیتے تھے اب تک اکثر ممالک میں یہ حال ہے کہ چوہوں اور کتوں اور بلیوں کو بڑے لذیذ کھانے سمجھکر کھایا جاتا ہے۔ چوڑے چمار مردار خوار تو میں یہاں بھی موجود ہیں۔

پھر یتیموں کا مال کھانے میں کوئی تردد و تامل نہیں جیسے یتیم کا گھاس گائے کے سامنے رکھدیا جائے بلا تردد کھا لے گی ایسا ہی ان لوگوں کا حال ہے یہی معنی ہیں والنار مثوی لہم۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہو گا غرض یاد رکھو کہ دو پہلو ہیں ایک عظمت الٰہی کا جو اس کے خلاف ہے وہ بھی اخلاق کے خلاف ہے اور دوسرا شفقت علی خلق اللہ کا۔ پس جو نوع انسان کے خلاف ہو وہ بھی اخلاق کے برخلاف ہے آہ! بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر انسان کی زندگی کا اصل مقصد اور غرض ہی غور کرتے ہیں۔

بڑے بڑے صوفیوں سجادہ نشینوں نے اپنا کمال اس میں سمجھ رکھا ہے کہ بڑے لمبے چوڑے وظائف اور اذکار و اشغال خود ہی تجویز کر لئے ہیں اور ان میں پڑ کر اصل کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ پھر بڑے سے بڑا کام کیا تو یہ کر لیا کہ چلہ کرتے ہیں کچھ جو ساتھ لے جاتے ہیں ایک آدمی مقرر کر لیتے ہیں جو ہر روز دودھ یا اور کوئی چیز پہونچا آتا ہے۔ ایک تنگ و تاریک گندی سی کوٹھڑی یا غار ہوتی ہے اور اس میں پڑے رہتے ہیں خدا جانے وہ اس میں کس طرح رہتے ہیں پھر بڑی بڑی حالتوں میں باہر نکلتے ہیں

یہ اسلام رہ گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چلہ کشیوں سے اسلام اور مسلمانوں یا عام لوگوں کو کیا فائدہ پہونچتا ہے اور اس میں اخلاق میں کیا ترقی ہوتی ہے۔

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا عرب جن میں زنا شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا ہمدردی اللہ خیر خواہی نوع انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھائی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں۔ بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھی قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے بھی ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آ جاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونو طرف گرا تھا فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ ظہر میں امن و

سلامتی تھی اور نہ بہ ہر یہ سکون
وراحت۔ اب اس تاریکی اور
ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے
ہیں آپ نے آکر کیسے کامل
طور پر اس میزان کے دونوں
پہلو درست فرمائے۔ کہ حقوق
اللہ اور حق العباد کو اپنے اصلی
مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اخلاقی طاقت کا کمال اُسوقت
ذہن میں آسکتا ہے جب کہ
اُس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی
جاوے۔ مخالفوں نے آپ
کو اور آپ کے متبعین کو جسقدر
تکالیف پہونچائیں اور اس کے
بالمقابل آپ نے ایسی حالت
میں جب کہ آپ کو پورا اقتدار
اور اختیار حاصل تھا ان سے
جو کچھ سلوک کیا وہ آپ کے
علو شان کو ظاہر کرتا ہے۔
ابوجہل اور اس کے دوسرے
رفیقوں نے کون سے تکلیف
تھی جو آپ کو اور آپ کے
جاں نثار خادموں کو نہیں دی
غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں
سے باندھ کر مخالف جہات
میں دوڑایا۔ اور وہ چیری
جاتی تھیں محض اس گناہ پر
کہ وہ لا الہ الا اللہ پر کیوں
قائم ہوئیں۔ مگر آپ نے ان
کے مقابل صبر و برداشت سے
کام لیا۔ اور جب کہ مکہ فتح ہوا
تو لا تثریب علیکم الیوم
کہہ کر معاف فرمایا یہ کس قدر
اخلاقی کمال ہے جو کسی دوسرے
نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اللہم
صل علی محمد و علی ال محمد
غرض بات یہ ہے کہ اخلاق فاضلہ
حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق
ہی ہیں

قرآن کریم
کیونکر آسکتا ہے

حضرت مولانا مولوی نورالدین
صاحب سلمہ ربہ سے اکثر دفعہ
لوگوں نے سوال کیا ہے کہ قرآن
کریم کیونکر آسکتا ہے؟ حکیم الامۃ
نے اس سوال کا جواب یوں
دیا ہے۔

قران کریم سے بڑھ کر
سہل اور آسان کتاب دنیا میں نہیں
مگر اس کے لئے جو پڑھنے والا ہو سب
سے پہلے اور ضروری شرط
قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے
تقوی ہے اللہ تعالے کا وعدہ
ہے کہ وہ متقی کو قرآن پڑھادیگا
طالب علم کو معاش کی طرف سے
فراغت اور فرصت چاہئے تقوی
اختیار کرنے کی وجہ سے اس کو
ایسی جگہ سے رزق پہونچتا ہے
کہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوسکتا
اللہ تعالے خود متکفل ہو جاتا ہے۔

پھر دوسری شرط قرآن
کریم کے سمجھنے کے واسطے مجاہدہ
ہے یہ مجاہدہ خدا میں ہو کر ہونا
چاہئے۔ پھر مشکلات کا آسان
ہوجانا اللہ تعالے کا وعدہ ہے۔

پھر قرآن کریم کے پڑھنے
کا ڈھنگ یہ ہے کہ ایکبار شروع
سے لے کر اخیر تک خود پڑھے
اور ہر آیت کو اپنے ہی لئے نازل
ہوتا ہوا سمجھے۔ آدم و ابلیس کا
ذکر آئے تو اپنے دل سے سوال
کرے کہ میں آدم ہوں یا شیطان
اس طرح پر اپنی کل حالت کا مطالعہ
کرنے کا موقعہ ملے گا اور اصلاح
کی راہ نکل آئے گی۔ اس طرح پر
قرآن کریم پڑھتے وقت جو مشکل
مقام آویں ان کو نوٹ کرتے
جاؤ۔ جب قرآن شریف ایکبار
ختم ہو جاوے پھر اپنی بیوی کو
اور گھر والوں کو اپنے درس
میں شامل کرو۔ اور ان کو سناؤ۔
اس مرتبہ میں جو مشکل مقام آئے
تھے انشاء اللہ تعالے ان کا
ایک بڑا حصہ حل ہو جاوے گا
اور جو اب کے بھی رہ جاویں ان کو
پھر نوٹ کرو۔

اور تیسری مرتبہ اپنے
دوستوں کو بھی شامل کرو۔ اور
پھر چوتھی مرتبہ غیروں کے
سامنے سناؤ۔ اس مرتبہ انشاء اللہ
سب مشکلات حل ہو جاویں گی۔
مشکل مقامات کے حل
کرنے کے واسطے دعا سے
کام لو۔

کیونکر معلوم ہو کہ نماز قبول ہوتی ہے

یہ مضمون ہم نے اپنی طرز پر حضرت
مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
سلمہ ربہ کے ایک خطبہ سے منتخب
اور ملخص کیا ہے جو انہوں
نے ایک جمعہ میں پڑھا تھا۔

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کو
کیونکر معلوم ہو کہ جو نمازیں ہم
پڑھتے ہیں فی الحقیقت اللہ تعالے
کے حضور یہ شرف قبولیت رکھتی
ہیں؟ اس سوال کا جواب دینے
سے پیشتر ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں
کہ انسان جو نفع پسند ہستی ہے فطرتی
طور پر اپنے کاموں کے نتائج اور

ثمرات کو دم نقد دیکھنا چاہتا ہے اور اسی فطری تقاضا کے موافق اس قسم کے سوالات اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور یہی خواہش ہے۔ جس نے بسا اوقات تاون اور جلد باز انسانوں کو جنت و نار کے وعدے وعید سن کر عدم تدبر کی وجہ سے انکار کی حد تک پہونچا دیا۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ یہ فطرتی جوش بجائے خود برا ہے نہیں نہیں ہمارا یہ مطلب ہے کہ اس تقاضے کے موافق انسان کے اندر فوری نفع کا خیال پیدا ہوتا ہے اور جب وہ اعمال صالحہ کے مفاد اور نتائج کے لئے کسی خاص وقت بعد الموت کا وعدہ سنتا ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ منکر ہو جاتا ہے۔

بہرحال ہم اس مضمون میں صرف اس سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں جو عنوان میں درج ہے یہ بات بخوبی دل یاد رکھنی چاہیئے کہ قانون قدرت پر ایک وسیع نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر فعل جو انسان کرتا ہے اُسکا نتیجہ ایک خاص وقت پر کامل طور پر ظاہر ہوتا ہے گو اُس نتیجہ کے آثار شروع ہو جاتے ہیں مثلاً جب ایک زمیندار کسی کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو وہ بیج بارور ہونے کے واسطے ایک خاص زمانہ چاہتا ہے اگرچہ اُس کا پودہ نکل آتا ہے جو اس آنے والے نتیجے کے لئے ایک یقین دلانے والی شے ہے۔ اسی طرح پر اعمال انسانی کے مجازات کا سلسلہ تو اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے اور انکا کمال اُس دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ پس اس نظارۂ قدرت کو دیکھ کر یہ سوال صاف طور پر حل ہو جاتا ہے جو یوم المجازات پر کیا جاتا ہے۔

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ قبولیت نماز کے کیا نشان ہیں؟ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسیطرح ہر قبولیت نماز اپنے نشانوں سے معلوم ہو سکتی ہے قرآن کریم میں نماز کے ثمرات یوں بیان فرمائے ہیں۔

اتل ما اوحی الیك من الکتب واقم الصلوة ان الصلوة تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ ولذکر اللہ اکبر۔ واللہ یعلم ما تصنعون۔

جو کچھ کتاب اللہ میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسکو پڑھ سنا اور نماز کو ٹھیک قائم کر بے شک نماز ہر قسم کی بدکاری اور بُرے کام سے روکتی ہے نماز ہی ذکر اللہ ہے جو تمام پیاری چیزوں کی یاد سے بڑھ کر ہے اور یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے افعال سے واقف ہے۔

خدا تعالےٰ نے اس پاک کلام میں نماز کے ثمرات اور نتائج اور ایسی نتیجہ خیز نماز کا اصول دونوں بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم کے طرز بیان کو صرف یہ فخر حاصل ہے کہ وہ ہر حکم اور دعوے کو مدلل اور محکم کر کے بیان فرماتا ہے۔ یہاں اقم الصلوة کا حکم دیا ہے تو ان الصلوة تنھی عن الفحشاء والمنکر اس حکم کی معقولیت کی دلیل ہے۔ چونکہ دلیل صاف اور واضح ہوتی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نتائج اور ثمرات نماز کو مخصوصاً کسی آئندہ پیچھے جہان کے واسطے ہی نہیں رکھا بلکہ ہم اُن کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔

غرض نماز کا نتیجہ اور خلاصہ یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدکاری اور ریاکاری سے روکتی ہے اور ہر بری بات سے بچاتی ہے۔ پس اب نماز پڑھنے والا اپنے اندر غور کرے کہ کیا میری بدکاریاں اور بُری باتیں نماز پڑھنے سے کم ہونی شروع ہوئی ہیں یا نہیں؟ اگر اپنے اندر ایک تبدیلی کو محسوس کرے تو اس کے لئے بشارت ہے۔ لیکن اگر باوجود نماز پڑھنے کے بھی ان میں کمی نہیں ہوئی تو دوستو! بے شک یہ نماز نماز نہیں!!!

مگر یہ بات بھی یاد رہے کہ کسی فعل کے صحیح اور اصل نتیجہ پر پہونچنے کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام لوازمات اور آداب کو ملحوظ رکھا جائے جو اس کے واسطے مقرر ہیں مثلاً اگر ایک شخص بیج کے دانے کسی غیر زراعت شدہ زمین میں ڈالدے اور پھر ان تمام رعایتوں کو بھی ملحوظ نہ رکھے جو ان کے بارور ہونے کے لئے ضروری ہیں تو بتلاؤ کہ وہ خرمن جمع کرنے کا اُمیدوار کیونکر ہو سکتا ہے؟ ادائے نماز کے لئے بھی آداب اور شرائط ہیں اور وہ کیا؟ وہی جو ارکان نماز کہلاتے ہیں پس نماز کا ہر رکن پورے ادب اور لحاظ سے ادا ہونا ضروری ہے۔

ان آداب اور شرائط کو پورے طور پر ادا کرنے کے واسطے اللہ تعالےٰ

نے ایک اصول بتلایا ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر کو تمام اور کاروں پر مقدم اور ضروری قرار دے دیا جاوے اور یہ توفیق اس وقت ملتی ہے جب کہ اللہ تعالےٰ کے علم تام پر ایمان کامل ہو وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ یہ گر اور یہ اصول نماز کی جان اور جز ہے گویا اللہ تعالےٰ نے وہ طریق بتلایا ہے جس سے انسان نماز کو اس طریق پر ادا کر سکے جو ان نتائج کے موجب جو یہاں بیان فرمائے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز میں انسان اللہ تعالےٰ کو دیکھتا ہو اور اگر یہ مقام میسر نہ آوے تو کم از کم اتنا ہی ہو کہ یہ محسوس کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ میں اللہ تعالےٰ نے اسی اصول کو بتلایا ہے یَعْلَمُ اور تَصْنَعُوْنَ کے الفاظ بہت قابل غور ہیں ہو سکتا تھا کہ یُبْصِرُ مَا یَفْعَلُوْنَ فرماتا مگر یَعْلَمُ اور تَصْنَعُوْنَ کے الفاظ کے استعمال میں کیا سر ہے؟ یُبْصِرُ مَا یَفْعَلُوْنَ سے صرف افعال ظاہری کی نگرانی معلوم ہو سکتی ہے اسلئے ایک نماز پڑھنے والا ممکن ہے ارکان نماز کو نہایت صفائی اور درستی سے ادا کرے مگر دل میں دہریت اور الحاد ہو اسلئے خدا تعالےٰ نے یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ فرمایا ہے یعنی یہی نہیں کہ تمہارے حالات ظاہری سے واقف ہے بلکہ یہ بتلایا ہے کہ تمہارے اندرونی منصوبوں تک سے بھی ماہر ہے اب جب کہ انسان کے اندر خدائے قدوس کی نسبت یہ معرفت اور ایمان پیدا ہو جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا اثر نہ صرف اس کے اعمال ظاہری پر پڑیگا بلکہ اس کی روح میں ایک طہارت اور دل میں روشنی اور فروتنی اور انکسار پیدا ہوگا اور اس طرح پر اس کو حضور قلب اور خشوع و خضوع حاصل ہوگا جو نماز کا مغز اور لب ہے ہم اس مختصر مضمون میں اس آیت پر پوری بحث نہیں کر سکتے اور ناظرین کو زیادہ غور اور فکر کا موقع دیتے ہیں۔ اور اب خلاصہ بیان کر کے ختم کر دیتے ہیں۔

قبولیت نماز کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے اندر فروتنی اور انکسار پیدا ہو اور خشیت الٰہی ہو اور یہ تب پیدا ہوتی ہیں جب کہ ذکر اللہ کو اکبر اور افضل قرار دیا جاوے اور اس مرتبہ پر پہنچنے کے واسطے اللہ تعالےٰ کے علم تام پر ایمان ہو جب نماز ان شرائط کے ساتھ ادا ہوگی تو پھر قبولیت نماز کو اس کے ثمرات سے پہچان لوگے اور وہ کھلی بدکاریوں اور بری باتوں سے بچنا ہے اللہ تعالےٰ ہمکو اور ہمارے پڑھنے والوں کو ایسے نتیجہ خیز نماز کی توفیق دے!

امین!

عام معاملات پر ہماری ریمارکس

ملک کی اخلاقی حالت کا اندازہ

ملک کی ضروریات کا اندازہ ان اشتہارات سے ہو سکتا ہے جو اخبارات میں شایع ہوتے ہیں انگریزی اخبارات کو چھوڑ کر ہم اردو اخبارات کے صیغہ اشتہارات پر ایک غائر نظر کرتے ہیں ۹۹ فیصدی کا اشتہارات ادویات کے ہیں اور ان ادویات کے اشتہارات میں سے بھی ۹۵ فیصدی ایسے اشتہارات ہیں جنکا تعلق قوت باہ اور قوائے تناسل سے ہے۔ اسلئے ملک کا مذاق اور اہل ملک کی اخلاقی حالت کا پتہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ ایسے اشتہارات کی کثرت اس امر کی شہادت اور صریح دلیل ہے کہ ملک میں عیاشی کی کثرت ہے ملک کے بہی خواہوں کو اس پر پوری توجہ کی ضرورت ہے اس عیاشی کی کثرت کو روکنے کے لئے ممکن ہے کہ یہ نسخہ کارگر ہو کہ مالکان اخبارات ایسے اشتہار شایع نہ کریں مگر جب اخبار والوں کو خریداروں سے مایوسی ہو اور اشتہار دینے والے معقول معاوضے اور پیشگی رقمیں دینے پر آمادہ ہوں تو ایسا کرنا شاید ان کے لئے بڑی کھیر ہو۔

ایک اور سوڈانی مہدی

ابھی شیخ سنوسی کا خطرہ

کم نہ ہوا تھا کہ سوڈان کے ضلع کارڈوفان میں ایک اور مہدی پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے اس ضلع کے راستے بند کر دیے ہیں۔ سوڈان کی زمین معلوم ہوتا ہے کہ مہدی خیز زمین ہے آئے دن کوئی نہ کوئی مہدی پیدا ہی ہوتا رہتا ہے ان مہدیوں کے مہدی موعود نہ ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ ان میں سے جو اٹھا ملک گیری کے خیال کو سر میں

ہے کر اُٹھا حالانکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کا یہ نشان بتلایا ہے کہ وہ جنگ موقوف کرے گا تیر و سنان لے کر مقابلہ میں نہ آئے گا۔ کاش ان خیالی مہدیوں کو یہ معلوم ہوتا کہ ان کے اس طرز عمل سے مسلمانوں کی نسبت کیسے خیالات قائم کئے جاتے ہیں اور وہ بیچارے کس بدگمانیوں کا نشانہ ہوتے ہیں تو جنگجوئی کے خیالات سے باز آجاتے ان ساری باتوں کو یکجائی طور پر مد نظر رکھ کر ہم کہتے ہیں کہ **مہدی صادق** وہی ہے جسنے

جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

شائع کیا اور مسلمانوں کو بتلایا کہ دین کے نام سے جہاد اور قتال حرام ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جس قدر لوگ مہدی معہود کے ہاتھ پر بیعت کرتے جائیں گے اُسی قدر گورنمنٹ کو مسلمانوں کی نسبت زیادہ اعتبار اور یقین پیدا ہوتا جاوے گا ورنہ کسی خونی مہدی کا انتظار کرتے ہوئے ممانعت جہاد کے فتویٰ شائع کرنے والے لوگ خواہ کچھ ہی کریں مگر گورنمنٹ کو مطمئن نہیں کرتے۔

اردو ناگری کا سوال

ہم نے اس سوال پر آج تک بحث نہیں کی اور نہ اب اس پر کسی مزید بحث کی ضرورت دکھائی دیتی ہے اس لئے کہ اب اس پر کچھ لکھنا مشت بعد از جنگ ہے۔ ہم کو صرف یہ کہنا مقصود ہے کہ مسلمانوں پر یہ وبال قرآن کریم کو چھوڑنے کا ہے۔ جو قرآن کریم کو چھوڑتا ہے دنیا اُسپر تنگ کی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم اور علوم قرآنی کی تحصیل ایک لغو اور فضول کام قرار دیا گیا تھا آخر خدا تعالےٰ کی غیرت نے مسلمانوں کو اس زبان کے سیکھنے پر مجبور کیا جس سے اُن کو دلی نفرت تھی۔ کیا یہ غیرت کی جا نہیں؟ کیا مسلمان اب بھی غور نہ کریں گے؟ اردو ناگری کے جھگڑے کو رونا اب بالکل فضول ہے اب بھی اگر مسلمان علوم قرآنی کی اشاعت پر پوری توجہ کریں اور جس قدر وقت اور روپیہ انگریزی اور اب ہندی کے سیکھنے پر خرچ کرتے ہیں یا کریں گے اگر اس سے نصف بھی قرآن کریم کی تعلیم اور تعلّم میں دیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے واسطے بہتری کی راہیں نکال دے گا۔ مسلمانو تمھارے ہاتھ سے قرآن کریم کچھ تو انگریزی میں پوری مصروفیت کی وجہ سے نکل چکا ہے اور کچھ اب ہندی لے لے گی۔ اگر ایسی حالت رہی تو خطر عظیم کا اندیشہ ہے۔ ابھی وقت ہے سنبھلو اور قرآن کو مضبوط پکڑو کہ فلاح اسی میں ہے

ملک میں صنعتی تعلیم کی ازبس ضرورت ہے

ہمارے ہمسایہ قوم ہندو زمانہ کی نبض شناس ہے اور دنیوی معاملات میں اس کا فہم بہت وسیع ہے ابتداءً جب انگریزی تعلیم کا ملک میں چرچا ہوا۔ اُسوقت ہندو دوڑ کر انگریزی زبان کے سیکھنے میں پیشدستی کی اور سب سے پہلے اعلیٰ عہدے حاصل کرلئے مسلمان انگریزی زبان کے جواز عدم جواز پر فتوی لکھنے میں مصروف رہے جب دیکھا کہ کام بگڑا تو انگریزی سیکھنے کی طرف توجہ کی اور ہر شخص کے سر میں یہی خیال سمایا کہ قوم میں انگریزی تعلیم کا عام رواج دیں گے تو کچھ بنے گا مگر بہت پیچھے رہی ہوئی قوم منزل مقصود پر پہونچی ہوئی قوم کا مقابلہ کب کر سکتی تھی گو کسی قدر فائدہ ہوا مگر نہونے کے برابر اب جب کہ انگریزی خوانوں کی ہوئی کثرت اور گورنمنٹ کو ضرورت رہی کم اور ہر سال لاکھوں انگریزی خوان نوکری کے طلبگار پھرنے لگے۔ تو ہندوؤں نے خوب سمجھا کہ اب نوکری سے کام بننے کا نہیں اب ضرورت ہے صنعتی تعلیم کی۔ چنانچہ انھوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے لاہور میں ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ قائم کرلی اور اب اس میں سات جماعتیں بھی کھول دی ہیں مسلمان ابتک بیدار نہیں ہوئے۔ ہمکو معلوم دیتا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کا اسطرف متوجہ ہونا شاید انکیلئے کوئی فال نیک سمجھی کہ ہندو صنعتی علوم سیکھیں اور ہم انگریزی پڑھکر ملازمت کرلیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا خیال کرلیا ہے تو بریں عقل و دانش بباید گریست۔ موجودہ طرز تعلیم اور ملازمت کی موجودہ حالت سے ایسی امید کرنا خیالی پلاؤ ہے۔ آجکل کی تعلیم کیلئے وسیع میدان اور وسیع اخراجات کو چاہتی ہے اور مسلمانوں کی حالت اس بار گراں کی برداشت کرنیکی قابل نہیں ہے اگر ہمارے اسلامی کالج اور انجمنیں صنعت وحرفت کی تعلیم پر غور کرکے مسلمانوں کی بچوں کو کسی کام اور مطلب کے بناویں نری انگریزی ہی پڑھاکر انہیں دین و دنیا دونوں سے محروم نہ کریں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ ہفتہ سے اس ضروری مضمون پر مسلسل آرٹیکل لکھیں اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کریں اُمید ہے ہمارے دوسرے اسلامی معاصرین بھی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ۔ ۔

تار کی خبریں

جنگ چین

لنڈن - یکم جولائے - نیو ساوتھ ویلز سے انگلستان کو ۲ ہزار سے ۳ ہزار فوج تک مہم چین کی امداد کے لئے پیش کی گئی ہے - امیر البحر روس نے ۳۰ جون کو خبر دی کہ دول عظام کی مشترکہ فوجیں اب تک چین میں اسقدر پہونچی ہیں ۲۰۵ آفیسر ۱۲۵۰۰ سپاہی - امریکن امیر البحر کمپف کہتا ہے کہ ۱۵ جون کو دربار چین نے سفیروں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر چلے جانے کا نوٹس دیا تھا - مگر سفیروں نے انکار کیا اور وہ ابتک پیکن میں موجود ہیں - ٹینٹسن کے باہر سلح خانہ پر جو لڑائی برٹش فوج اور بوکسروں اور چینیوں کے مابین ہوئی وہ سخت جنگ تھی - برٹش سنگینوں نے دشمن کو زیر کیا اور برٹش نقصان اس جنگ میں یہ تہا کہ ۲۷ ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے ٭

لنڈن - ۲ - جولائی - ویسرائے لی ہنگ چنگ نے اپنی صفائی ظاہر کرنے کے لئے شنگہائی میں ۱۳۰ - بوکسروں کے سر قلم کرائے لیکن یورپین قونصل ابتک اسپر اعتبار نہیں کرتے -

لنڈن - ۳ - جولائے - پیکن سے خبر آئی ہے کہ وہاں چینیوں نے سفارتخانہ محصور کر رکھے ہیں جن کا سامان خوراک اور گولی بارود ختم ہونے پر ہے - چینی فوجیں شہر کے اندر ۲۰ ہزار اڑی پڑی ہیں - اور بیس ہی ہزار شہر کے باہر ہیں اور ان افواج سے ۳ ہزار چینی فوج پیکن سے ٹینٹسن کو روانہ ہوئی ہے شہنشاہ جرمن نے چین کے لئے ایک بحری بریگیڈ کے تیار ہونے کا حکم دیا ہے

لنڈن - ۳ جولائے - جرمن جہاز بار برداری فوج لیکر کل روانہ چین ہوگئے - ان جہازوں پر ۲۳۰۰ فوج ہے - وقت روانگی پر خود قیصر ولیم نے الوداع کہی اور بروقت روانگی فوج کیلئے جرمن قیصر نے پر جوش تقریر کی کہ چین کے ساتھ سمجھنا فرض ہے کیونکہ چین سے جگر خراش جرائم وحشیانہ سرزد ہوئے جو انتقام کا مطالبہ کرتے ہیں - اخیر میں قسم کہائی کہ اسوقت تک پیچھا نہ چھوڑیں گے کہ دو تین طاقتوں کے جھنڈے پیکن پر لہرائیں -

لنڈن ۴ - جولائے پیکن میں ۲۶ - جون کو ایک شاہی حکم اس مضمون کا نافذ ہوا کہ تمام صوبجات میں باکسروں اور فوجوں کو بھرتی کیا جلے تاکہ اجنبیوں کو جابجا ملک بدر کریں - چینی فوجیں ٹینٹسن پر حملہ کر رہی ہیں اور قریب دیواروں کے خندقیں کہود رہے ہیں - ٹاکو سے ۳۰ کی مراسلت ۴ - کو لنڈن میں پہونچی کہ برٹش اور روسی امیر البحر دل سے باہم اتفاق سے یہ قرار دیا ہے کہ ٹینٹسن پر قبضہ رکھنے کی کوشش کی جائے اور درصورت ناکامی کے ٹاکو پر قبضہ رکھا جاوے خبر آئی ہے کہ درمیان پیکن و ٹینٹسن کے چینی فوج بقدر چالیس ہزار کے فراہم پڑی ہے -

لنڈن ۴ - جولائے نہایت مختلف خبریں یورپ میں چین سے آرہی ہیں اور پیکن میں واقعات کی اصلی حالت کو معلوم کرنا ناممکن ہے سفارتخانوں کی تقدیر کی نسبت جو سخت اندیشہ ہو رہا ہے وہ اب اس یقین میں تبدیل ہو رہا ہے کہ شہنشاہ بیگم پر نئی افتاد کیا گذرا ہے - لیکن یہ عموماً یقین کیا گیا ہے کہ باکسروں کے سرغنے اس کی حکومت پر رشک کرتے ہیں اور اس کے ظالمانہ طریقوں سے اندیشناک ہیں اور اس کو قید میں رکھے ہوئے ہیں - گورنمنٹ امریکہ کو سرکاری طور پر خبر دی گئی ہے کہ ہر دو شہنشاہ بیگم اور اسکا بدقسمت بھتیجا شہنشاہ محل میں قید ہیں اور انکی تقدیر حالت تذبذب میں ہے - خبر ہے کہ پیکن میں اہل جرمن نے اپنے سفیر کے قتل کا جلدی اور مکمل بدلا لے لیا ہے انہوں نے اپنے آپ کو جمع کیا اور باوجود تمام مقابلہ کے جو باکسروں اور چینی افواج نے گلیوں میں انکا کیا انھوں نے تنگ لی ین کی عمارت پر حملہ کیا اور اسکو بالکل تباہ کردیا یہ معلوم نہیں کہ آخر اس جرمن گروہ پر کیا واقعہ ہوا - ان خبروں سے جو براہ ہانگ کانگ آئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی چین میں باکسروں کی ایسی بغاوت نہیں ہے جیسی کہ شمال میں ہے اور امید ہے کہ وہاں انتظام بحال ہو جاوے گا جنوبی ویسرائوں نے اسبات پر اتفاق کر لیا ہے کہ شہزادہ ٹوان کے احکام کی پروا نہ کریں اور جہانتک ممکن ہو باشندگان ممالک غیر کی حفاظت کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس لئے انھوں نے طاقتوں سے درخواست کی ہے کہ اپنی تمام کارروائی کو شمال میں ہی محدود رکھیں اور یکسی کے جنوب میں جو ملک ہے اس میں اپنی افواج کے کوچ سے جنوبی آبادی کو تکلیف نہ دیں اور خوف زدہ نہ کریں - اگر طاقتوں کو ان کے اس خیال کی صداقت پر یقین ہوگیا تو اغلب ہے کہ فرنچ لشکر ٹونکین سے اور اکسپڈیشنری فوج ہندوستان سے شمالی بندرگاہوں میں سے بعض میں اتاری جاویں گی - اول الذکر غالباً شنگہائی میں اور موخر الذکر ویہیوائی میں -

لنڈن ۵ جولائے - پیکن سے تین چینی جو بھاگ کر آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ تمام باشندگان ممالک غیر جو تعداد میں ایک ہزار ہوں گے -